



ا لوگو! جس شخص کو کسی چیز کا علم ہو تو وہ اسے بیان کرے اگر علم نہ ہو تو کہے کہ اللہ ہی کو زیادہ علم ہے کیوں کہ یہ بھی علم ہی ہے کہ جو چیز نہ جانتا ہو اس کے متعلق کہہ دے کہ اللہ ہی زیادہ جانتا والا ہے

مسروق رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ میں نے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ: ا لوگو! جس شخص کو کسی چیز کا علم ہو تو وہ اسے بیان کرے اگر علم نہ ہو تو کہے کہ 'اللہ اعلم' (اللہ ہی کو زیادہ علم ہے) کیوں کہ یہ بھی علم ہی ہے کہ جو چیز نہ جانتا ہو اس کے متعلق کہے کہ اللہ ہی زیادہ جانتا والا ہے اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کریم سے بھی کہہ دیا تھا کہ: قُلْ مَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ وَمَا أَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِينَ "کہہ دیجئے کہ میں تم سے اس پر کوئی بدلہ طلب نہیں کرتا اور نہ میں تم کو تکلیف کرنے والوں میں سے ہوں"

[صحیح] [اسے امام بخاری نے روایت کیا ہے]

حدیث کا مفہوم: جب کسی سے کسی ایسی بات کہہ بارے میں پوچھا جائے جس کا اسے علم ہو تو اسے چاہیے کہ وہ اسے لوگوں کے سامنے بیان کرے اور اسے نہ چھپائے تاہم اگر اس سے کسی ایسی شے کہہ بارے میں پوچھا لیا جائے جسے وہ نہ جانتا ہو تو پھر یوں کہے کہ: اللہ اعلم (اللہ ہی جانتا ہے) اور کھینچ تان کر جواب دینے کی کوشش نہ کرے "کیونکہ انسان جس بات کو نہ جانتا ہو اس کے بارے میں اس کا یہ کہنا کہ: اللہ ہی جانتا ہے بھی علم ہی ہے" کیوں کہ جس شخص کو علم نہ ہو اور وہ کہے کہ وہ نہیں جانتا تو درحقیقت وہی عالم ہے وہی شخص ہے جسے اپنی قدر و منزلت کا علم ہے اور اسے پتہ ہے کہ اس بات سے وہ ناواقف ہے چنانچہ جس بات کو وہ نہ جانتا ہوتا اس کے بارے میں وہ کہے کہ اللہ ہی جانتا ہے صحیح مسلم میں یہ الفاظ ہیں "فَاتَّهَ أَعْلَمُ لِأَحَدِكُمْ أَنْ يَقُولَ: لِمَا لَا يَعْلَمُ: اللَّهُ أَعْلَمُ" کہ تم میں سے اگر کوئی شخص کوئی بات نہ جانتا ہو تو اس کا اللہ اعلم کہنا اس کے علم کے لیے زیادہ بہتر و درست اور اس کے لئے زیادہ نفع بخش ہے پھر ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ کے اس قول سے استدلال کیا کہ: قُلْ مَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ وَمَا أَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِينَ یعنی میں جو وحی لے کر آیا ہوں اس پر میں تم سے کسی اجر کا طلب گار نہیں ہوں بلکہ میں تو تمہاری خیر کی طرف راہنمائی کر رہا ہوں اور تمہیں اللہ کی طرف بلا رہا ہوں "وَمَا أَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِينَ" یعنی میں تمہیں مشقت میں مبتلا کرنے والا یا بغیر علم کے بات کرنے والا نہیں ہوں حاصل کلام یہ ہے کہ انسان کے لیے صرف اسی صورت میں فتویٰ دینا جائز ہے جس میں فتویٰ دینے کی اس میں صلاحیت ہو اگر اللہ تعالیٰ کا ارادہ ہے تو لوگوں کو فتویٰ دے اور ان کی صراط مستقیم کی طرف راہنمائی کرے تو ایسا ہو جائے گا اور اگر اللہ کا یہ ارادہ نہ ہو تو فتویٰ دینے کی جرات کرنے سے اسے کوئی فائدہ حاصل نہ ہوگا بلکہ ایسا کرنا الٹا اس کے لئے دنیا و آخرت میں وبال بن جائے گا



النجاة الخيرية
ALNAJAT CHARITY

